67921-خاوند کی بیٹی کا بیٹا محرم ہوگا یا نہیں

سوال

کیا ساٹھ برس سے زیادہ عمر کی عورت کے لیے اپنے خاوند کی بیٹی کے پندرہ سالہ بیٹے سے پردہ کرنا ضروری ہے جو کہ اس کے پوتے کے برابر ہے ؟

اور کیا وہ اس سے مصافحہ کر سکتی ہے یا اس کا بوسہ لے سکتی ہے، یہ یاد رہے کہ اس کا فوت شدہ خاوند اس بچے کا نانا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جس بچے کے متعلق دریافت کیا گیا ہے
وہ اس عورت کا محرم ہے، لہذا اس کے لیے اس سے مصافحہ کرنا اور اس کے سامنے پردہ نہ
کرنا اور وہ کچھ ظاہر کرنا جو اپنے محرم مرد کے سامنے ظاہر کیا جا سکتا ہے جائز ہے،
اس پر اس کے نانے کا فوت شدہ ہونا کوئی اثرانداز نہیں ہوگا.

اور وہ اس عورت کا محرم اس وجہ سے ہے
کہ وہ اس کی ماں کی جانب سے اس کے نانے کی بیوی ہے، اور انسان پر اس کے باپ کی بیوی
اور دادے اور نانے کی بیوی چاہے وہ اس سے بھی اوپر ہوں ابدی حرام ہیں، چاہے وہ دادا
یا نانا اس کے ماں کی جانب سے ہو یا اس کے باپ کی جانب سے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و
تعالی کا فرمان ہے :

اور تم ان عورتوں سے نکاح نہ کرو
جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے، مگر جو گزر چکا ہے، یقینا یہ بہت ہی برا اور
فحش اور ناراضگی والا کام اور برا راہ ہے النساء (22).

زاد المستقنع میں درج ہے :

"اور عقد نکاح سے باپ کی بیوی اور
ہر دادا اور نانا کی بیوی حرام ہو جاتی ہے"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عقد سے مراد صحیح عقد نکاح ہے، اس
سے باپ کی بیوی چاہے وہ اس سے بھی اوپر ہو حرام ہوجاتی ہے، اس لیے ہر وہ عورت جس
سے اس کے والد نے نکاح کیا ہو چاہے اسے طلاق ہی دے دی ہو تو وہ اس کے لیے ابدی حرام
ہے.

اور ہر وہ عورت جس سے اس کے دادے نے
نکاح کیا چاہے وہ باپ کی جانب سے ہو یا ماں کی جانب سے تو وہ بھی اس کے لیے ابدی
حرام ہوگی، اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے :

اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو
جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا، مگر جو گزر چکا ہے، یقینا یہ بے حیائی اور فحش کام
اور بغض و ناراضگی اور براراہ ہے .

اس لیے اگر وہ اس سے نکاح کرتا ہے تو
یہ زنا سے بھی بڑا گناہ ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا زنا کے متعلق فرمان ہے :

اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ،
یقینا یہ بے حیائی اور براراہ ہے .

لیکن یہاں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

یقینا یہ بے حیائی اور بغض و ناراضگی
والا کام اور براراہ ہے .

اللہ محفوظ رکھے محرم عورتوں سے نکاح
کرنا زنا سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے، اسی لیے اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جو شخص کسی
محرم عورت کے ساتھ زنا کرے چاہے وہ شادی شدہ نہ بھی ہو تو اسے قتل کیا جائیگا.

اس کے متعلق سنن میں ایک حدیث پائی
جاتی ہے، تو پھر باپ کی بیوی چاہے وہ اوپر ہی ہو حرام ہوئی وہ باپ کی جانب سے ہویا
ماں کی جانب سے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اس میں کوئی شرط نہیں رکھی کہ دخول ہوا
ہو یا نہ، بلکہ صرف عقد نکاح صحیح ہونے سے ہی وہ ابدی حرام ہوجاتی ہے اور یہ حکم
ثابت ہوجائیگا" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (198/5).

اسمیں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں
ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ باپ کی بیوی کے حرام ہونے کے متعلق کلام کرتے ہوئے کہتے
ہیں :

چاہے اس میں باپ کی بیوی یا دادے کی
بیوی ہو، چاہے وہ اس کی ماں کی جانب سے ہو یا باپ کی جانب سے قریب سے ہو یا دور سے
سب برابر ہے، الحمد للہ ہمارے علم کے مطابق تو اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں
" انتہی

دیکھیں : المغنی (9/518–524).

دوم :

رہا مسئلہ بوسہ لینے کا تو اگر فتنہ
اور خرابی کا خدشہ نہ ہو تو اس کے لیے بوسہ لینا جائز ہے، لیکن بہتر یہی ہے کہ وہ
بوسہ سر یا پیشانی کا لے.

امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا
گیا :

کیا آدمی محرم عورت کا بوسہ لے سکتا
ہے ؟

تو انہوں نے جواب دیا :

"جب وہ سفر سے واپس پلٹے اور اسے
اپنے نفس کا خطرہ نہ ہو... لیکن وہ منہ اور رخسار پر کبھی نہ کرے، بلکہ پیشانی یا
چہرہ پر بوسہ لے"

دیکھیں : الآداب الشرعیۃ تالیف ابن
مفلح (266/2).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے
محرم عورتوں کا بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

"محرم عورتوں کا شہوت کے ساتھ بوسہ
لینا، یا پھر جب انسان کو خدشہ ہو کہ ایسا کرنے سے شہوت انگیخت ہو گی تو بلاشک و
شبہ حرام ہے، اور جب اسے خدشہ نہ ہو تو پھر سر یا پیشانی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج
نہیں.

لیکن رخسار کا بوسہ لینے سے اجتناب
کرنا چاہیے، صرف والد اپنی بیٹی اور ماں اپنے بیٹے کا بوسہ لے سکتی ہے، کیونکہ یہ
آسان ہے، اس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بیمار
پرسی کے لیے گئے تو انہوں نے ان کے رخسار کا بوسہ لیا اور کہنے لگے : میری بیٹی تمہارا
کیا حال ہے؟" انتہی

دیکھیں : فتاوی علماء بلد الحرام (
.(691

واللہ اعلم.